ذکر الٰہی بڑی مؤثر نیکی اور زیادہ قائل کرنے والی چیز ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍مارچ ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ (الرعد:۲۸) خدا تعالیٰ ہدایت کی راہیں اُن لوگوں پر کھولتا ہے جو اُس کی طرف جھکتے ہیں اور اُس سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ دل سے ایمان لاتے ہیں اور زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں اور ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ (الرعد:۲۹) اور اُن کی ساری کی ساری زندگی ثابت کرتی ہے کہ اُن کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے مطمئن ہیں۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۹) اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے انسانی قلوب اطمینان اور تسکین خوشی اور مسرت کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔

دُنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں اور لوگوں کے ایسے گروہ ہیں جو دُنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ہم ان کی زندگیوں پر غور کرتے ہیں تو اُن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہمیں اطمینان کا فقدان نظر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں دنیا سے بہت کچھ ملا لیکن ان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا اور وہ اس کی تلاش میں ہیں۔ اگر انسان سوچے

تو یہی بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی انسان کو مطمئن کر سکتی ہے اور اس کے دل میں اطمینان پیدا کر سکتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے تسکین قلب حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک دوسری جگہ انسانی زندگی پر نماز اور نماز باجماعت کے اثرات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت:۴۶) یہ جو خدا تعالیٰ کا ذکر ہے سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مؤثر نیکی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ قائل کرنے والی چیز ہے۔ خدا سے دُوری کی لعنت سے بچانے والی چیز ہے۔

''ذکر'' کے معنے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات نازل ہوتے ہیں ہم اُن پر غور کریں۔ ہم اپنی بے کسی کو سامنے رکھیں اور اس کی نعمتوں پر توجہ دیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے۔ ہماری زندگی کی کوئی ایک بھی ساعت ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہم پر نازل نہ ہو رہی ہو۔ ایک یا دو رحمتوں کا سوال نہیں بلکہ ہر آن اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں اور مَیں یہ جو کہتا ہوں کہ ہر گھڑی اور ہر آن بے شمار رحمتیں نازل ہو رہی ہیں تو اس میں مَیں کوئی مبالغہ نہیں کر رہا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کی وسعتوں کا ہمارے الفاظ احاطہ نہیں کر سکتے حقیقت اس سے بھی زیادہ ہے جتنی ہم بیان کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیہ:۱۴)

فرمایا اس کائنات کی ہر شے کو انسان کی خدمت پر لگا دیا ہے اور اس میں کوئی استثنا نہیں ہے ہر شے بلا استثنا انسان کی خدمت پر لگی ہوئی ہے۔ دنیا کی ہر چیز کی زندگی کا ہر پہلو خدا تعالیٰ کے حکم کا محتاج ہے۔ مثلاً درختوں میں سے ان درختوں کو لیں، پت جھڑ کرتے ہیں۔ پت جھڑ کرنے والے درختوں میں سے ان کو لیں جو موسم خزاں میں پت جھڑ کرتے ہیں۔ موسم خزاں میں پت جھڑ کرنے والوں میں سے صرف شیشم کے درخت کو لیں۔ شیشم کے درختوں میں سے صرف ایک شیشم کے درخت کو لیں اس ایک درخت کے اوپر جو پتے ہیں ان کا گننا بھی مشکل ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر درخت کے پتے خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ اپنی ٹہنی پر قائم رہ سکتے ہیں نہ اس

ٹہنی کو چھوڑ کر گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہر درخت کے ہر پتے پر نازل ہو رہا ہے اور یہ اس لئے نازل ہو رہا ہے کہ وہ درخت نشو و نما پا کر انسان کی خدمت کر سکے۔

پس خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے تو غیر محدود ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ایک ساعت کے جلوے بھی ہماری عقل کے احاطہ سے باہر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے کائنات کی ہر چیز پر اس لئے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ انسان کی خدمت کے لئے تیار ہو سکے۔ ہر چیز کے اندر یہ اہلیت پیدا ہو سکے کہ وہ انسان کی خدمت کرے اور اگر وہ جلوہ انسان پر ظاہر ہو تو یہ انسان کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے مثلاً انسانی نوع کی بجائے ایک فرد کو لے لیں میں بھی خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میں اپنے آپ کو لے لیتا ہوں میری زندگی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ جس طرح آپ میں سے ہر ایک کی زندگی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے اسی طرح میری زندگی بھی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک میرا جسم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے ماتحت ہے اور ایک میری روحانی قوتیں اور استعدادیں ہیں اور وہ يَهْدِيٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی محتاج ہیں جب تک ہم اس کی طرف نہ جھکیں ہم ہدایت نہیں پا سکتے۔ میں چونکہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس لئے مادی حصے یعنی مادی جسم کو لیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان بھی ایک کائنات ہے اور اس کائنات کے ایک چھوٹے سے حصے کو لے کر میں اپنی بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ مثلاً میری انگلی ہے میرا دماغ اس کو حکم دیتا ہے یہ حکم میرے دماغ سے میری انگلی تک اعصاب (Nerves) کے ذریعہ پہنچتا ہے اور یہ کوئی لمبی رسیاں نہیں ہوتیں بلکہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں جن کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔ جس وقت دماغ حکم دیتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی قدرت کا جلوہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ ہر فاصلے کے درمیان کیمیاوی اجزا کا ایک پُل بن جاتا ہے۔ جب دو فاصلے آپس میں پُل کے ذریعہ مل جاتے ہیں تو حکم آگے چلا جاتا ہے، پھر آگے چلا جاتا ہے، پھر آگے چلا جاتا ہے۔ گویا ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں دماغ کا حکم بڑی تیزی کے ساتھ یہ فاصلے طے کر لیتا ہے، گویا ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں کیمیاوی اجزا پر مشتمل کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اور اس طرح دماغ کا حکم انگلی تک پہنچ جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے تحقیق کی ہے کہ

جس وقت دماغ کا حکم اس پُل پر سے گزر جائے تو اگر فوری طور پر خدا تعالیٰ کا دوسرا حکم نازل ہو کر کیمیاوی پُل کو وہاں سے ہٹا نہ دے تو اسی وقت انسان کی موت واقع ہو جائے مثلاً ایک مکا باز ہے (مَیں تو مکے باز نہیں مَیں تو پیار کرنے کے لئے پیدا ہوا ہوں) بہرحال مکا باز باکسنگ کرتا ہے وہ اپنی طرف سے تو اپنے حریف کو زور زور سے مکے مار رہا ہوتا ہے لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس مکے کا حکم دماغ سے چل کر ہاتھ تک ہزارہا موتوں میں سے گذرا تب جا کر وہ اپنا مکا لگانے میں کامیاب ہوا۔ پہلے ہم محاورہ کے طور پر یہ کہتے تھے کہ ایک ساعت کا بھی اعتبار نہیں لیکن اب یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ ساعت کے ایک ہزارویں حصے کا بھی اعتبار نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب کسی انسان کی جان لینی ہوتی ہے تو اسے فوج بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سائنس کی نئی تحقیق کے مطابق وہ پُل کو کہے گا اپنی جگہ پر کھڑا رہ اور پُل کے وجود کا قیام انسانی زندگی کا اختتام ثابت ہوگا۔

پس خدا تعالیٰ کے یہ بے شمار احکامات ہیں جن کو اسلامی اصطلاح میں ہم حکم بھی کہتے ہیں اور امر بھی کہتے ہیں اور وحی بھی کہتے ہیں۔ یہ احکامات باری تعالیٰ جو بے شمار اور غیر محدود ہیں اس کائنات کی ہر چیز پر اس لئے نازل ہو رہے ہیں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا منشا ہے ہر چیز انسان کی خدمت کرے۔ خدا تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعہ انسان کی ایسے رنگ میں پرورش کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے خدمت لے سکے یہ ایک چھوٹا سا دائرہ ہے جس میں انسان کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے، بعض دفعہ وہ اِبا اور استکبار سے کام لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس کی یہ دوری محض روحانی دوری ہے کیونکہ انسانی جسم تو دور جا ہی نہیں سکتا۔ انسان کے اعصاب تو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل ہوتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اے خدا! تو پل بنا یا نہ بنا حکم خود بخود جسم کے مختلف حصوں میں چلا جائے گا یا وہاں سے ان پلوں کو ہٹا یا نہ ہٹا ہم زندہ رہیں گے، جسم کا کوئی حصہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا حکم تو بہرحال جاری ہے لیکن وہ وحی، حکم یا امر اور ہدایت جو روحانی زندگی کی نعمتوں کے حصول کے لئے ہے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو پانے سے جس کا تعلق ہے اس میں انسان کو آزادی دی گئی ہے تاکہ دوسری دنیا کے انعامات کے جو مختلف حصے ہیں وہ اسے زیادہ سے زیادہ مل

سکیں۔ دوسری مخلوق مثلاً فرشتوں کے متعلق یہی کہا گیا ہے کہ جو کہا جاتا ہے وہ کرتے ہیں کیونکہ ان کی بناوٹ ہی ایسی ہے اس لئے ان کی کوئی خوبی نہیں اس لئے ان کے لئے کوئی ثواب نہیں، کوئی انعام نہیں کوئی جزا اور سزا نہیں لیکن انسان کے لئے جزا سزا ہے مگر ہے ایک چھوٹے سے دائرہ میں جس کا تعلق اس کی روحانیت کے ساتھ ہے۔

مَیں احباب جماعت کو بتا یہ رہا ہوں کہ ہماری زندگی کے ہر لحمہ میں ہر جہت سے خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں اس لئے ہماری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو خدا تعالیٰ کی یاد سے خالی ہو یا ذکر الٰہی سے معمور نہ ہو۔ کوئی ناسمجھ اپنی جہالت میں جو مرضی کہہ دے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اسلام نے ہمیں بتا دیا ہے اور قرآن کریم نے کھول کر ہم پر واضح کر دیا ہے اس لئے کوئی عقلمند انسان اس علم کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ انسان کے لئے ایک لمحہ بھی خدا تعالیٰ کے ذکر سے خالی رہنے کا کوئی جواز ہے، قطعاً کوئی جواز نہیں بلکہ انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی یاد میں گزرنے کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی نعماء کا بدلہ اور شکر روا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اپنی محدود طاقتوں کے ساتھ غیر محدود نعمتوں کا شکریہ کیسے ادا کر سکتا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے کہا جتنی تمہیں طاقت دی ہے اس سے زیادہ تم پر بوجھ نہیں ڈالوں گا لیکن اس نے یہ ضرور کہا کہ جتنی طاقت دی ہے اتنا بوجھ برداشت کر لینا تا کہ میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکو۔

پس ہم پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ہم سے مراد افرادِ جماعتِ احمدیہ ہیں جن کو میں نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہوں اور مجاز ہوں۔ ایک ذمہ داری یہ ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ ہو۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زندگی کا ہر لمحہ معمور رکھنے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے دل میں یہ شدید تڑپ ہونی چاہیئے کہ انسانیت جو اسلام سے دور پڑی ہوئی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی ہدایت وہی پائے گا جو اس کی طرف جھکے گا۔ اس لئے یہ دعا ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا کرے وہ بھی انابت الی اللہ کی توفیق پائیں اور اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت پر عظیم احسان کئے ہیں۔ آپ نے انسان کو خدا سے ملا دیا۔ خدا کرے بنی نوع انسان آپ کے ان احسانوں کو سمجھیں اور آپ پر درود بھیجنے لگیں اور لوگ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمیشہ معمور رکھیں۔

مجلس مشاورت کے ان دو چار دنوں میں ہمارے یہاں جس قسم کی مصروفیت رہے گی اس میں اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خاص طور پر معمور رکھیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری ہر سوچ اور فکر کو راہ راست دکھائے۔ ہمارے لئے نور سے معمور ماحول پیدا کرے اور ہدایت کے سامان عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱؍جون ۱۹۷۸ء صفحہ ۲ تا ۴)